بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹   رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ شعبان ۱۳۹۳ھ ۲۵ تبوک ۱۳۵۲ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تاحال لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مکتوب گرامی محررہ ۱۵ تبوک میں جو محترم امیر صاحب مقامی کے نام موصول ہوا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"امید ہے کہ ربوہ میں ہر طرح خیریت ہو گی۔ میری طرف سے احباب جماعت کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ میری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور بخیریت مراجعت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ تبوک۔ ۲۱ تبوک کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر نماز جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (سیکرٹری حدیقۃ المبشرین) نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وسع مکانک کے مختلف رنگوں میں پورا ہونے کا ایمان افروز ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ ہمیں حضور علیہ السلام کے الہامات کے پورا ہونے کا تذکرہ کرتے رہنا چاہیئے تاکہ ہمارے ایمان تازہ ہوں اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہی حاصل ہو۔

مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد پر ۱۱ ستمبر کو چوتھی بار دل کے عارضہ کا حملہ ہوا ہے۔ اب خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے اور آپ ہسپتال سے گھر واپس آگئے ہیں۔ مگر ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

---

۱۱ تبوک کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ربوہ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر زندگی دے۔ اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانوالہ کا دوسرا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ باغبانپورہ شہر گوجرانوالہ میں مورخہ ۲۷ ستمبر بروز جمعرات (۲۳/۲۷ ستمبر) صبح ۹ بجے سے ۴ بجے دوپہر تک منعقد کیا جا رہا ہے ضلع کی لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ۔ گوجرانوالہ)

ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے دسویں جماعت کے جو طلباء ابھی نہیں آئے وہ فوری طور پر سکول میں حاضر ہو جائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

:- ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :-

انسان کا شرف اور اس کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھے

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ دشمنوں کو بھی تمہارا دوست بنا سکتا ہے

"تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے تو پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا! مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو، ہاں اللہ اور اس کے رسولؐ کی عزت الگ امر ہے جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کی عزت نہیں کرتا بلکہ اُن کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو اور اس دشمن سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔

کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے اُس نے جھٹ حضرت علیؓ کے مونہہ پر تھوک دیا آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اُتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو مَیں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تُو نے میرے مونہہ پر تھوک دیا ہے۔ تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ سو ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دُکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہو تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی"۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

پبلشر: مسعود احمد   پرنٹر: سید عبدالحی   مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ   مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ تبوک ۱۳۵۲ھش

صراطِ مستقیم اور اس کا اصل مفہوم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کو اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے اور سیدھی راہ اختیار کرنے کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے اور سیدھی راہ اختیار کرنے کے بعد اس پر گامزن رہنے میں پوری پوری استقامت دکھانے کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ اس کا ذکر اس نے سورۃ الفاتحہ کی اس دعا میں فرمایا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اس آیہ کریمہ میں مُسْتَقِیْمَ کے معنے بالعموم سیدھی راہ کے کئے جاتے ہیں جو لغوی معنوں کی رُو سے ہیں تو صحیح لیکن اس میں اِسْتِقَامَۃ کا مفہوم از خود پوشیدہ ہے جو مُسْتَقِیْم کی طرح قَامَ سے ہی مشتق ہے۔ بالخصوص اس لحاظ سے جبکہ یہ دعا مومنوں کو سکھائی گئی ہے جو پہلے ہی سیدھی راہ اختیار کر چکے ہیں اس میں سیدھی راہ پر قائم رہنے کے ساتھ ساتھ استقامت کا مفہوم بدرجۂ اولیٰ مضمر ہے یعنی یہ کہ اے خدا ہمیں سیدھی راہ پر پوری استقامت کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق بخش جو اُن لوگوں کی راہ ہے جنہیں تُو نے مستقیم الحال ہونے کی وجہ سے اپنے انعامات سے نوازا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے استقامت کے مفہوم کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے اس آیہ کریمہ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اپنے معرکہ آراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرمایا ہے:-

"یعنی اے ہمارے خدا ہمیں استقامت کی راہ دکھلا وہی راہ جس پر تیرا انعام واکرام مترتب ہوتا ہے اور تُو راضی ہو جاتا ہے۔"

جب انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا انحصار پوری استقامت کے ساتھ سیدھی راہ اختیار کرنے اور بہر طور و بہر حال اُس پر گامزن رہنے پر ہے تو پھر استقامت کے اصل مفہوم سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ استقامت سے کیا مراد ہے؟ فرماتے ہیں:-

"اس آیت (اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) میں جو استقامت کا ذکر فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچا اور کامل فیض جو رُوحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت کے ساتھ وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالتِ صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کرسکیں، پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے، بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے، ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرّہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے۔ کس قدر مشکل ہے! آہ صد آہ!!" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

اس سے ظاہر ہے کہ اصل اور حقیقی استقامت کا پتہ اُس وقت ہی ملتا ہے جب انسان آزمائشوں، امتحانوں اور مشکلات و مصائب میں صبر و رضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے عمل سے اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دے۔ آزمائشوں اور امتحانوں کے وارد ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص اپنے آپ کو استقامت کے وصف سے متصف سمجھتا ہے تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ عند اللہ مستقیم الحال وہی قرار پاتا ہے جو آزمائشوں اور امتحانوں میں پورا اُتر کر اپنی استقامت کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے۔ تاہم جہاں تک امتحانوں اور آزمائشوں میں پورا اُتر کر اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دینے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے سامنے ایک معیار رکھا ہے اور اس طرح انہیں باور کرایا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس معیار پر پرکھ کر یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا اُن میں استقامت کا وصف پایا جاتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۲۴)

یعنی اُن کو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ مال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں اور تمہاری سوداگری جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری حویلیاں جو تمہارے دل پسند ہیں خدا سے اور اُسکے رسول سے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لڑانے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم اُسوقت تک منتظر رہو کہ جب تک خدا اپنا حکم ظاہر کرے اور خدا نافرمانوں کو کبھی اپنی راہ نہیں دکھائے گا۔

سو گویا اس آیت کی رُو سے خود اپنے اندر استقامت کے وصف کے موجود ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ لگانے کا معیار یہ ہے کہ انسان خود اپنے نفس کا محاسبہ کر کے یہ دیکھے کہ آیا خدا اور رسولؐ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی لگن تمام دنیوی محبتوں اور لگنوں پر غالب ہے یا نہیں۔ اگر فی الحقیقت خدا اور رسولؐ کی محبت غالب ہے اور وہ ان کی راہ میں ہر دوسری چیز کی محبت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہے تو اس سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ امتحان یا آزمائش کے وارد ہونے پر فی الحقیقت اپنے عمل سے ثباتِ قدم کا ثبوت دینے میں کامیاب رہے گا۔ جن لوگوں میں خدا اور رسولؐ کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کرنے کا وصف نہیں ہوتا بلکہ ان کے دلوں میں دنیوی رشتوں اور اموال کی محبت خدا اور رسولؐ کی محبت پر غالب ہوتی ہے انہیں خدا تعالیٰ نے نافرمان قرار دیا ہے اور فرمایا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے نافرمانوں کو ہرگز بھی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی نہیں کرتا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا اُنہیں کے حق میں قبول کی جاتی ہے جو نافرمان نہ ہوں یعنی جن کے دلوں میں اللہ اور رسولؐ کی محبت تمام دوسری محبتوں پر غالب ہو کیونکہ یہ اُس کا ایک اٹل فیصلہ ہے کہ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ کہ وہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اگر کوئی قوم نافرمان ہے یعنی اُس کے افراد کو اپنے باپ اور بیٹے، اپنے بھائی اور اپنی بیویاں، اپنی برادری اور اپنے اموال، اپنی سوداگریاں اور اپنی حویلیاں اللہ اور رسولؐ کی نسبت زیادہ عزیز ہیں اور وہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیتی چلی آرہی ہے تو پھر اس کا یہ دعوای کہ وہ صراط مستقیم پر گامزن اور ہدایت یافتہ ہے سراسر باطل ہوگا۔ اُس کا صراطِ مستقیم پر گامزن ہونا تو صرف اُس وقت ہی متحقق ہو گا جب وہ اللہ اور رسولؐ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کر دکھائے گی۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو پھر اسکے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی ہے کہ:-

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۔

سو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے۔

قطعہ

دُنیا کی پُرانی رِیت ہے یہ کرتے ہیں سبھی اپنوں کی مدد
اللہ کے بندے کرتے ہیں اللہ کے سب بندوں کی مدد
اے قیس اگر ہم احمدی ہیں اور واقعی سچے احمدی ہیں
تو فرض ہے ہم پر دل سے کریں سیلاب زدہ لوگوں کی مدد

(قیس مینائی - کراچی)

مسجد نور فرانکفورٹ۔ جرمنی میں

مجلس خدام الاحمدیہ کا کامیاب سالانہ اجتماع

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

سالِ رواں میں مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ کی ازسرِ نو تنظیم کی گئی اور مکرم عبدالرؤف خان صاحب کو قائد مجلس فرانکفورٹ منتخب کیا گیا۔ نو منتخب قائد کی زیر قیادت فیصلہ کیا گیا کہ خدام کو بیدار اور سرگرم عمل کرنے کے لئے ملکی سطح پر اجتماع کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ ۹ تا ۱۱ احسان (جون ۱۹۷۳ء) کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ اجتماع کا پروگرام تیار کر کے مئی کے آخر میں تمام خدام کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا گیا۔ نیز ذیل کی ہدایات جاری کی گئیں۔

۱۔ مجلسِ عاملہ کے فیصلے کے مطابق تمام خدام دورانِ اجتماع مسجد ہی میں قیام کریں گے۔

۲۔ کسی خادم کو بلا اجازت مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۳۔ خدام کی رہائش اور طعام کا انتظام مجلس کے ذمہ ہوگا۔

انتظامیہ کمیٹی مندرجہ ذیل خدام پر مشتمل قائم کی گئی۔

نگرانِ اعلیٰ: مکرم امام فضل الٰہی صاحب انوری نائب صدر مجلس جرمنی و مشنری انچارج

ناظم اجتماع:۔ مکرم عبدالرؤف خان صاحب قائد مجلس

سیکرٹری پروگرام و کھیلیں: مکرم عرفان مسعود صاحب

سیکرٹری رہائش: مکرم ہدایت اللہ صاحب ہوبش (جرمن نو مسلم)

سیکرٹری ضیافت: مکرم خلیفہ فلاح الدین صاحب

سیکرٹری انعامات: مکرم مرزا محمود احمد صاحب

چونکہ یہ اجتماع ملکی سطح پر تھا اس لئے مغربی جرمنی میں رہائش پذیر تمام خدام کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بالخصوص ہمبرگ جو کہ فرانکفورٹ سے ساڑھے تین سو میل دور ہے وہاں سے مکرم قاضی نعیم الدین صاحب مشن انچارج مع چار خدام شریک اجتماع ہوئے۔ کل چالیس خدام نے شرکت کی۔

مقامی حالات کے لحاظ سے اور موسم کی مناسبت سے رہائش، بستر اور خوراک کا انتظام بڑا پیچیدہ مسئلہ تھا۔ اور پھر یہ بات بھی ضروری تھی کہ کوئی خادم اپنے انتظام ہی میں مصروف نہ رہے بلکہ پورے پروگرام میں حصہ لے اس کا حل یہ سوچا گیا کہ مختلف اوقات میں مختلف خدام کی کھانا پکانے، برتن دھونے وغیرہ کی ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔ اس طرح ایک تو سب خدام کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق مل گئی دوسرے علمی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے سے کوئی خادم کلیتہً محروم نہ رہا۔

کھیلوں کے لئے میدان حاصل کرنے کے لئے مسجد نور کے بالمقابل ایک خوبصورت پارک ہے۔ اس سلسلہ میں بلدیہ فرانکفورٹ کو ایک چٹھی مشن کی طرف سے لکھی گئی۔ جواب میں انہوں نے نہ صرف کھیل کے میدان اور ملحقہ غسلخانوں کو استعمال کرنے کی اجازت دی بلکہ انتظامیہ کے ایک آدمی کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ کسی بھی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت میدان میں موجود رہے اس تعاون پر مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ بلدیہ کی خاص طور پر ممنون ہے۔

خدام جرمنی کے نام حضور ایدہ اللہ کا پیغام

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ اجتماع کے موقع پر حضور اقدس ایک پیغام ارسال فرمائیں اور دعا بھی فرمائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے نہ صرف خط کے ذریعہ دعائیہ پیغام موصول ہوا بلکہ تار کے ذریعہ بھی پیغام موصول ہوا جس میں حضور اقدس نے اجتماع کی کامیابی کی دعا فرمائی اور خدام کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ کے خط کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ سعید روحوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔"

حضور اقدس کے روح پرور پیغام کے ساتھ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام بھی موصول ہوا۔

"MAY GOD BLESS
YOUR GATHERING.
TRY TO FULFIL
KHUDDAMUL
AHMADIYYA-I
OBJECTIVES AND
SERVE HUMANITY
SINCERELY
KHALIFATUL MASIH"

اجتماع کا وقت ۹ بجے رکھا گیا تھا لیکن افتتاحی تقریب سے قبل مکرم ڈاکٹر عبدالہادی صاحب کیوسی کی افسوسناک رحلت کی اطلاع موصول ہوئی لہذا افتتاح تین گھنٹے کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

افتتاحی تقریب ۱/۲ ۴ بجے شام مسجد نور میں زیر صدارت مکرم امام فضل الٰہی صاحب انوری نائب صدر مجلس مغربی جرمنی اور مشن انچارج شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم مودود احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد سب خدام نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم حمید اللہ صاحب شاہد نے حضرت المصلح الموعودؓ کی نظم

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم عبدالرؤف خان صاحب قائد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم نائب صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو اجتماع کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ایسے اجتماعات کے پیش نظر نوجوانوں کی اخلاقی ذہنی اور علمی و روحانی تربیت کا مقصد ہوتا ہے۔ سب خدام کو ان مقاصد کے پیش نظر اجتماع کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارا یہ اجتماع دنیا کے دوسرے اجتماعوں سے مختلف ہے۔ اوّل خدام الاحمدیہ کا قیام نوجوانوں میں اطاعت کی روح پیدا کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا ہے اور مذہب کا خلاصہ بھی اطاعت ہے آپ نے فرمایا کہ نماز کا ایک بڑا سبق بھی اطاعتِ امام اور اطاعتِ نظام ہے۔ اطاعت کے اسی جذبہ سے سب حکم نافرمانیاں اور سب فتنہ سازیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ خدام کی امانت و دیانت کا معیار اونچا ہونا چاہیئے جو وعدہ کیا جائے پورا ہونا چاہیئے۔ چاہے تکلیف ہی کیوں نہ ہو لیکن دین میں دیانت کا معیار بلند ہو خواہ نقصان ہی اٹھانا پڑے آپ نے فرمایا کہ منافق کی ایک علامت یہ ہے کہ اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے ہر خادم کو ان باتوں سے بچنا لازم ہے۔ پھر خدام اپنے اندر خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کریں

محترم نائب صدر صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد پروگرام کے علمی عملی اور ورزشی حصے شروع ہوئے۔

علمی حصہ میں مقابلہ تلاوت قرآن مقابلہ اذان مقابلہ تقریر۔ معلومات عامہ اور عام دینی معلومات منعقد ہوئے یہ سب مقابلے بہت دلچسپ رہے اور سب خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سوال و جواب کا حصہ بھی بہت کامیاب رہا۔ منصفی کے فرائض مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری قاضی نعیم الدین صاحب اور مکرم عبدالرؤف خان صاحب نے ادا کئے عام دینی معلومات کے پرچہ میں نئی نوعیت کے سوال تھے۔ مثلاً حدیث کی کتب کے نام لکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی انگریزی اردو الہامات اور ایسی پیشگوئیاں جو حضور کی زندگی میں پوری ہوئیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی پرچہ کے ایسے دو انعام ہیں ایک انعام مکرم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کے حصہ میں آیا جن کو اسلام قبول کئے ابھی صرف تین سال ہوئے ہیں۔

عملی حصہ میں ورزشی مقابلہ جات اور رسہ کشی شامل تھا۔ فٹ بال کا میچ ہمبرگ کی ٹیم جس میں فرانکفورٹ کو چھوڑ کر دوسرے شہروں کے خدام تھے اور دوسری فرانکفورٹ کی ٹیم تھی۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ پہلے ہاف میں فرانکفورٹ کی ٹیم نے ہمبرگ کی ٹیم پر یکے بعد دیگرے چار گول کر دیئے لیکن دوسرے ہاف میں ہمبرگ کی ٹیم نے اوپر نیچے پانچ گول کر کے میچ جیت لیا۔ ریفری کے فرائض مکرم

محمد شریف صاحب تعالیٰ کے ادا کئے اس کے علاوہ ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر کی دوڑ، گولہ پھینکنا وغیرہ کے مقابلے بھی اجتماع کے دوران دو دفعہ عمل میں بھی ہوئے۔

اجتماع کے تربیتی حصہ میں۔

سب سے پہلے نماز تہجد کا بندوبست کیا گیا فرانکفورٹ میں جون میں سورج صبح چار بجے نکلتا ہے اس لئے تہجد کا وقت زیادہ سے زیادہ اڑھائی بجے تک رہتا ہے خدام کو جگانے اور تہجد پڑھنے کا انتظام کیا گیا۔ پھر درس قرآن پاک اور درس حدیث ہوتے "ذکر حبیبؑ" پر تقریر مکرم نعیم الدین صاحب مشن انچارج ہیمبرگ نے کی۔

اجتماع کے دوران اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ کوئی خادم بلا اجازت اجتماع کے باہر نہ جائے خدام کو اس نظام کے احترام کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح یہ نگرانی بھی کی گئی کہ سب خدام اپنی ڈیوٹیاں باقاعدگی سے دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

کم و بیش پچاس خدام کے لئے تین دن کے کھانے کا انتظام یہاں جرمنی کے حالات کے پیش نظر آسان کام نہیں تھا۔ لیکن خدا کے فضل اور خدام کی بھرپور مساعی کے نتیجہ میں خوراک کا انتظام بھی بہت کامیاب رہا۔ روزانہ ناشتہ ظہرانہ اور عشائیہ بروقت اور بڑے قرینہ سے دستر خوان پر لگ جاتے اور خدام بڑے وقار کے ساتھ کھانا کھاتے اس سلسلہ میں خلیفہ فلاح الدین صاحب اور خلیفہ روح الدین صاحب نے بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آمین۔

سہ روزہ اجتماع کی اختتامی تقریب

دوپہر بارہ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مشن انچارج نے جملہ خدام میں انعامات تقسیم فرمائے جس کے بعد آپ نے اختتامی خطاب فرمایا آپ نے کہا کہ ہم لوگ جو جماعت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقام اور امتیازی رنگ عطا فرمایا ہے۔ اس وجہ سے ہماری ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہیں ہمیں چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کریں تاکہ اس امتیاز کو قائم رکھنے والے بنیں۔ آپ نے خدام کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی تاکید فرمائی۔ اور فرمایا کہ اسلام کے بنیادی ارکان کی طرف خاص توجہ رہنی چاہیئے۔

محترم مولوی صاحب کے خطاب کے بعد خدام نے کھڑے ہوکر عہد دہرایا اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ جرمنی کے زیر انتظام ملک کا پہلا اجتماع علمی و روحانی ماحول میں جاری رہ کر انجام پذیر ہوا۔

احمدی خواتین اور فریضہ زکوٰۃ

سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ احمدی خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش دین کے لئے قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں مستورات کو خاص طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس زمانہ میں سونا چاندی اور زیورات کا تعلق زیادہ تر اب مستورات کے ساتھ رہ گیا ہے۔ پس احمدی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے زیورات اور جمع شدہ روپیہ کا جائزہ لیتی رہیں کیونکہ نصاب کی مقدار ۵۲½ تولہ چاندی ہے یا اس کی مالیت کے برابر سونا، کرنسی نوٹ یا نقدی خواہ بنک میں جمع ہو یا اپنے گھر میں پڑا ہو۔ اس پر ایک سال کا عرصہ گذر جانے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ "جو زیور پہنا جائے اور استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس پر زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں"۔ [illegible]

پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور اس کے ماتحت بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں خواتین کو زکوٰۃ کے بارہ میں مناسب تحریک فرمائیں۔ رسالہ مسائل زکوٰۃ صدر صاحبان یا نظارت بیت المال سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم آف ٹل ضلع کوہاٹ کا ذکر خیر

محترم مولوی محمد عمر خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۹۰۸ء میں موضع علی میرا (جو تھانیکی سے پانچ میل دور ہے) میں پیدا ہوئے۔ ابھی نوجوان ہی تھے کہ عیسائی ہو گئے۔ اور آپ بنوں کے عیسائی مشن ہاؤس میں ہی رہا کرتے۔ محترم مولوی عبدالکریم صاحب پٹواری ان دنوں بنوں میں مقیم تھے۔ ان کی سعی اور تبلیغ کے نتیجہ میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ اور فرقہ اہل سنت والجماعت سے تعلق قائم کر لیا یہ ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے۔

۱۹۳۳ء میں آپ نے ٹل ضلع کوہاٹ میں ڈاکٹری پریکٹس شروع کی ٹل کے قریب ہی ایک گاؤں میں جو خیل ہے جہاں کے ایک جید عالم مولوی یحییٰ الدین صاحب نے احمدیت قبول کی۔ مولوی یحییٰ الدین صاحب ڈاکٹر صاحب مرحوم کو تبلیغ کرتے رہے مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ (جو ان دنوں کوہاٹ میں مقیم تھے) سے بھی آپ کا تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مولوی یحییٰ الدین صاحب ہی انہیں مولوی صاحب موصوف کے پاس لایا کرتے تھے۔ بچپن میں کچھ عرصہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے پاس بھی رہ چکے تھے اور ان کی مجلس اور حسن سلوک کا بھی ان پر گہرا اثر تھا۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

مرحوم نہایت سعید اور مخلص اور مخیر تھے۔ بحمد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھدی تھی اس لئے ٹل میں ان کی بہت شہرت ہو گئی تھی قبائلی علاقہ میں لوگ انہیں بہت دور دور تک لے جاتے بعض مخالفین کو ان کی یہ ہر دلعزیزی پسند نہ آئی اس لئے انہوں نے ان کے قتل کا منصوبہ باندھا اور ایک رات بارادہ قتل چند آدمی ان کے مکان پر مسلح ہو کر آئے۔ مسلح اشخاص کو دیکھ کر نوکر نے دروازہ نہ کھولا لیکن ڈاکٹر صاحب نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ اور ان لوگوں کو بیٹھک میں بٹھا دو۔ چنانچہ نوکر نے ایسا ہی کیا۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب مرحوم بیٹھک میں تشریف لے گئے اور فرمایا تم مجھے قتل کرنے کے لئے آئے ہو مجھے دو رکعت نفل پڑھ لینے دو اس کے بعد تم جو چاہے کر لینا۔ چنانچہ ان کی اجازت سے آپ نے نفل پڑھنے شروع کئے۔ ابھی آپ سجدہ میں ہی تھے کہ وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے تحت یہ ان کی دعا کا کرشمہ تھا۔ آپ نے اپنے نادار اقارب کو برسر روزگار بنانے میں بہت کوشش کی اور سلسلہ کی ہر قسم کی تحریکات میں پیش پیش رہے ایبٹ آباد میں احمدیہ مسجد تعمیر ہونے لگی تو آپ نے نہ صرف اس کے لئے دس مرلہ زمین دی بلکہ ایک ہزار روپیہ نقد چندہ دیا اور ایک ہزار روپیہ کی لکڑی ٹل سے منگوا کر دی۔ لیکن ٹھیکیدار سے تنازعہ ہو جانے کی وجہ سے تعمیر رک گئی۔ جب دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو محترم قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم نے تعمیر کی ذمہ داری محترم ڈاکٹر صاحب کے سپرد کی آپ نے تعمیر کا کام اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے سپرد کیا اور تحفظ حقوق مسجد کے لئے اپنے تخمیناً بائیس ہزار والے بنگلہ کے ملکیتی حقوق عارضی طور پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے سپرد کر دیئے تعمیر مکمل ہو گئی تو انہوں نے اپنا بنگلہ فک کرایا۔ مسجد کا حق ملکیت صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کرانے اور بنگلہ فک کرانے کی سعی اور کوشش میں خاکسار راقم بھی جب ... محترم قاضی صاحب مرحوم تگ و دو کرتا رہا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو بہت مشکلات پیش آئیں۔ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو ٹھوکر کھا جاتا لیکن آپ ثابت قدم رہے اس دوران مجھے ان سے ملنے کا موقع ملتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو بڑا مخلص اور صاف باطن پایا۔ مرحوم ہمیشہ ترقی احمدیت کے منصوبے باندھا کرتے اور اخراجات کے سلسلہ میں اپنی جائیداد پیش کرتے۔ مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا انس اور اخلاص تھا۔ خلافت کے فدائی تھے۔ آپ کافی عرصہ صاحب فراش رہے۔ اور علالت کی وجہ سے آپ ایبٹ آباد میں ہی آگئے تھے۔ یکم ستمبر بروز ہفتہ بوقت نو بجے صبح ان کی وفات ایبٹ آباد میں ہوئی۔ اطلاع ملنے پر مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ ان کے گاؤں میں گئے اور چھ بجے شام دوسرے احمدی احباب کے ساتھ ان کی نماز جنازہ ادا کی جس کے بعد انہیں ان کے بنگلہ میں ہی دفن کر دیا گیا۔ افسوس کہ بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے خاکسار جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۳ بیویاں ۵ لڑکے اور ۷ لڑکیاں چھوڑی ہیں سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ کوئی بھی برسر روزگار نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے ان کی بیوی بچوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۳۰۷

میں احمدی بی زوجہ ملک اللہ دتہ صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اولکھ اعوان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۳۲ روپے وصول شدہ

۲۔ زرعی زمین ایک بگھہ مالیتی /۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: احمدی بی زوجہ ملک اللہ دتہ صاحب

گواہ شد: غلام رسول سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمد حسین ولد [illegible] محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۳۱۱

میں رشیدہ بیگم رمضان زوجہ ابو الحسن رمضان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ماریشس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی وزنی ۵۲ گرام مالیتی ۴۰۰ روپے

ایک مکان مالیتی ۱۰۰۰ ''

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: رشیدہ بیگم رمضان

گواہ شد: اے حسن رمضان ماریشس

گواہ شد: حسن نور دل ماریشس

مسل نمبر ۲۱۳۱۴

میں کمال محمد خان ولد اللہ بچایو مرحوم قوم بلوچ پیشہ مزدوری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت [illegible] روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: کمال محمد خان بلوچ ساکن نوکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: سعید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۳۱۵

میں امۃ الباسط زوجہ محمد اشرف صاحب افگاری۔ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ /۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی /۳۰۰۰

۳۔ گھڑی کلائی مالیتی /۱۸۸

۴۔ سلائی مشین مالیتی /۲۴۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الباسط زوجہ محمد اشرف افگاری میڈیکل سٹور۔ نوکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ

گواہ شد: محمد اشرف افگاری خاوند موصیہ۔ وصیت نمبر ۱۸۸۵۲

مسل نمبر ۲۱۳۱۶

میں شریف احمد قادری ولد ملک عبد العزیز صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں، میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۱۱۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شریف احمد قادری ولد ملک عبد العزیز صاحب دفتر محتسب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: مبارک احمد خالد کارکن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

گواہ شد: منیر احمد معتمد ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۳۱۷

میں تنویر اختر بنت محمد حسین مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ /۱۸۰۰ روپے

۲۔ زیورات گلوبند لاکٹ ٹاپس انگوٹھی کنگن کل وزن ۶ تولے مالیتی /۲۱۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: تنویر اختر زوجہ محمد عبد اللہ قمر شیراز سیل ڈپو۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد عبد اللہ قمر شیراز سیل ڈپو ربوہ

گواہ شد: رحمت علی شاد جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۳۱۸

میں محمد دیوان ولد غلام دستگیر صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۸۸ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ۱۴۵/۱۰۔آر ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی چک ۱۴۵/۱۰۔آر ڈاکخانہ جہانیاں ضلع ملتان۔ ۱۵۲ کنال مالیتی /۱۵۰۰۰۰ (ڈیڑھ لاکھ)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری محمد دیوان چک ۱۴۵/۱۰۔آر ڈاکخانہ جہانیاں تحصیل خانیوال ضلع ملتان

گواہ شد: چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری محمد دیوان

گواہ شد: محمود احمد ولد چوہدری محمد دیوان [illegible]

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار شیخ محمد حسین صاحب [illegible] بوجہ ضعیف العمری اکثر بیمار رہتے ہیں [illegible] احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (شریفہ احمد [illegible])

مختلف مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کیلئے امدادی مساعی

کراچی کی مجلس خدام الاحمدیہ نے حفاظتی بند کا ایک فرلانگ لمبا گڑھا پر کیا

۴۰۰۰ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی

مجلس منڈی بہاؤالدین نے ۱۰۶ من آٹا اور دیگر ضروریات کا سامان متاثرین میں تقسیم کیا

کراچی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے ضلعی حکام کو اپنی خدمات پیش کیں چنانچہ ضرورت پڑنے پر ۸۷ خدام امدادی کام پر روانہ ہوئے۔ یہ خدام کراچی سے ۵۱ میل دور ٹھٹھہ کے سیلاب کے حفاظتی بند پر ۳۱ اگست سے ۲ ستمبر تک قائد ضلع مکرم منظور احمد صاحب شاد کی نگرانی میں کام کرتے رہے۔ علاوہ بند کی عمومی حفاظت اور معمولی مرمت کے مجلس کراچی کے سپرد بند کا ایک فرلانگ لمبا شگاف پر کرنا بھی لگایا گیا۔ جسے خدام نے نہایت جانفشانی اور انتھک محنت سے پر کیا۔ اس شگاف میں ہزارہا بوریاں ریت سے بھر کر ڈالی گئیں

ان خدام کا کھانا روزانہ کراچی سے تیار کر کے ان تک پہنچایا جاتا رہا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کو امدادی کاموں میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا خصوصی تعاون اور رہنمائی حاصل رہی۔

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سوسائٹی کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سوسائٹی کے طبی وفد نے حیدر آباد اور نواب شاہ کے متاثرہ علاقہ میں چار ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ ۲۳۴۵ روپے نقد جمع کئے گئے نیز دو ہزار پارچات ایک صد جوڑے جوتے اڑھائی صد برتن اکٹھے کر کے احمدیہ امدادی مرکز میں جمع کرائے۔

خان پور۔ رحیم یار خان وغیرہ کے متاثرین کے کیمپوں (یہ کیمپ کراچی کینٹ کے قریب واقع تھے۔) میں جا کر مصیبت زدہ افراد کا حال دریافت کیا اور ان کی ضروریات معلوم کر کے ان میں امدادی سامان تقسیم کیا گیا۔

مجلس منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤالدین نے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں مورخہ ۵ اگست ۷۳ء/ ۱۱ کو ہنگامی اجلاس بلایا۔ اور فوری طور پر سیلاب سے متاثرہ علاقہ کا جائزہ لینے امدادی سامان جمع کرنے اور امداد بہم پہنچانے کے لئے ایک جائزہ کمیٹی مقرر کی۔

فوری طور پر کام کرنے کے لئے ایک ہزار روپے قرض لئے گئے۔ اور درج ذیل مقدار میں ضرورت کی اشیاء پر مشتمل تھیلے تیار کئے گئے۔

آٹا ۲½ سیر دال ½ سیر اگربتی ایک پاؤ نمک ½ سیر مرچ ایک چھٹانک۔ چائے چار پڑیہ، ڈبیہ دیا سلائی ایک عدد۔ صابن ۷۰، ایک عدد۔ اسپرین تین گولیاں۔

ان تھیلوں کی تیاری میں خدام و اطفال کے علاوہ لجنہ اماء اللہ منڈی بہاؤالدین نے مسلسل کام کیا۔

امدادی سامان کی تیاری کا علم ہونے پر کچھ غیر از جماعت احباب تشریف لائے اور اس کار خیر میں ان کو بھی شامل کرنے کے لئے کہا۔ مجلس کا مقصد زیادہ سے زیادہ اور فوری امداد بہم پہنچانا مقصود تھا اس لئے ان کو بھی ساتھ شامل کر لیا گیا۔ چنانچہ ہمارے ان بھائیوں نے عمدہ تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔ آمین۔

امدادی سامان کی تیاری کے بعد ۲۲ خدام پر مشتمل قافلہ ٹریکٹر اور ٹرالی پر سامان لاد کر متاثرہ علاقہ کو روانہ ہوا۔ امدادی کاموں کے لئے لونگ دو ہتڑاں میں مرکز قائم کیا گیا۔ یہ جگہ منڈی بہاؤالدین سے ۵ میل دور ہے۔ راستہ میں کنڈیاں والا۔ چاہ مڑکے دو ہتڑال ملیاں دو ہتڑال قریبی متاثرہ گاؤں تھے۔ چنانچہ خدام نے ان دیہات میں بھی مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کو پہنچنا ضروری سمجھا۔ امدادی سامان سروں پر اٹھاتے ہوئے احمدی [illegible] ۴-۳ فٹ گہرے پانی میں نصف نصف میل دور تک گئے۔ اور ان متاثرین میں یہ پیکٹ تقسیم کئے شام کے قریب لونگ دو ہتڑال پہنچے اور ان میں بھی امدادی سامان تقسیم کیا۔ ہر جگہ اس امر کا اہتمام کیا گیا کہ ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو خوراک میسر نہ آنے کے سبب بھوکا رہے۔ چنانچہ گھر گھر پہنچ کر ضرورت معلوم کی اور حتی المقدور خدمت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی شام ۱۲ خدام ٹریکٹر اور ٹرالی لے کر واپس منڈی بہاؤالدین روانہ ہوئے تاکہ اگلے دن کے لئے مزید سامان اور مزید خدام امدادی مرکز میں پہنچ جائیں۔

اس امدادی مرکز کے ذریعہ ارد گرد کے دیہات میں امدادی سامان سروں پر اٹھا کر لوگوں میں تقسیم کیا۔ چنانچہ مذکورہ بالا دیہات کے علاوہ سعد اللہ پور۔ میت والی۔ کالو بھی میں بھی متاثرین تک خوراک اور دیگر ضروری سامان مورخہ ۲۱ اگست تک پہنچایا جاتا رہا۔

خدا کے فضل سے مجلس نے درج ذیل سامان تقسیم کیا:-

آٹا	۱۰۶ من	دال	۵½ من
تیل ٹی	۴½ گیلن	تیل سرسوں	۴ گیلن
صابن	۲۴۴ ٹکیہ	نمک	۵½ من
مرچ	۲۷ سیر	دیا سلائی کی ڈبیاں	۱۸۰۰ عدد

اس کے علاوہ متاثرین کو ۶ خیمے سات کھیس اور ۵۲۸ پارچات دیئے گئے۔

متاثرین کو مختلف ادویہ کی ۴۰۰۰ گولیوں کے ذریعہ مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤالدین کو امدادی کاموں میں پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کی رہنمائی اور نگرانی ہمہ وقت حاصل رہی۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب نے لونگ دو ہتڑاں کے امدادی مرکز میں تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نیز ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کے سلسلے میں مکرم جنرل مینیجر صاحب شاہ تاج شوگر ملز کا خصوصی تعاون مجلس کو حاصل رہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ٭

رحیم بخش منیر ایل ۲۵۴ ۵

تقریب شادی

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار مکرم شیخ مسعود شمیم صاحب خالد ایم اے ابن مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (ناظر بیت المال) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح گزشتہ جون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت اور ارشاد کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے محترمہ فرحت ناہید صاحبہ ایم اے بنت مکرم میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم پڑھا تھا۔

بارات خالد منزل دارالرحمت وسطی ربوہ سے دلہن کے بھائی مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ایم ایس سی کے مکان محمود منزل دارالصدر ربوہ پہنچی جہاں پر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو عزیز سید محبوب احمد جنود اللہ نے کی۔ بعدہٗ عزیز سید شعیب احمد جنود اللہ نے اسی گروہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۱۰ ستمبر بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان تعلیم الاسلام کالج کا سٹاف اور عملہ نیز کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین ٭

رسالہ تشحیذ الاذہان ۲۱ ستمبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اور ماہنامہ خالد ۲۵ ستمبر کو پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ جن دوستوں کو یہ رسالے اس ماہ کے آخر تک نہ ملیں حضرت [illegible] وہ دوبارہ طلب فرمالیں (منیجر)